بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡم وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد
Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat
دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)
Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815494687, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

جو عمار سے دشمنی رکھے گا اللہ اس سے دشمنی رکھے گا اور جو شخص عمار سے بغض رکھتا ہے اللہ اس سے بغض رکھے گا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم المرتبت صحابی حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی فدائیت وجاں نثاری کے ایمان افروز واقعات کا دلگداز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 22رجون 2018 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ابتدائی اور جاں نثار صحابی حضرت عمار بن یاسر تھے۔ ان کے والد حضرت یاسر قحطانی نسل کے تھے۔ یمن ان کا اصل وطن تھا۔ اپنے دو بھائیوں حارث اور مالک کے ساتھ مکہ میں اپنے ایک بھائی کی تلاش میں آئے تھے۔ حارث اور مالک یمن واپس چلے گئے مگر حضرت یاسر مکہ میں ہی رہائش پذیر ہو گئے اور ابوحذیفہ مخزومی سے حلیفانہ تعلق قائم کیا۔ ابوحذیفہ نے اپنی لونڈی حضرت سمیہ سے ان کی شادی کروا دی جن سے حضرت عمار پیدا ہوئے۔ ابوحذیفہ کی وفات تک حضرت عمار اور حضرت یاسر ان کے ساتھ رہے۔ جب اسلام آیا تو حضرت یاسر حضرت سمیہ اور حضرت عمار اور ان کے بھائی حضرت عبداللہ بن یاسر ایمان لے آئے۔ حضرت عمار بن یاسر کہتے ہیں کہ میں حضرت صہیب بن سنان سے دار ارقم کے دروازے پر ملا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دار ارقم میں تھے۔ میں نے صہیب سے پوچھا تم کس ارادے سے آئے ہو تو صہیب نے کہا کہ تمہارا کیا ارادہ ہے میں نے کہا میں چاہتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا کر ان کا کلام سنوں۔ صہیب نے کہا میرا بھی یہی ارادہ ہے۔ حضرت عمار کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے ہمیں اسلام کے بارے میں بتایا ہم نے اسلام قبول کر لیا۔ ہم شام تک وہاں رہے پھر ہم چھپتے ہوئے دار ارقم سے باہر آئے۔

حضرت عمار بن یاسر مکہ میں ان کمزور لوگوں میں سے تھے جنہیں اس لئے تکلیف دی جاتی تھی کہ وہ اپنے دین سے پھر جائیں۔ قریش ان لوگوں کو دوپہر کی تیز گرمی میں تشدد کرتے تھے تا کہ وہ اپنے دین سے پھر جائیں۔

عمر بن الحکم کہتے ہیں کہ حضرت عمار بن یاسر حضرت صہیب حضرت ابوفقیہہ پر اتنا ظلم کیا جاتا تھا کہ ان کی زبان سے وہ باتیں جاری ہو جاتی تھیں جن کو وہ حق نہیں سمجھتے تھے لیکن دشمن ظلم کر کے ان کے منہ سے وہ باتیں نکلوا لیتے تھے۔ محمد بن کعب قرظی بیان کرتے ہیں کہ مجھے ایک شخص نے بتایا کہ اس نے حضرت عمار کی پشت پر ورم اور زخموں کے نشان دیکھے۔ میں نے کہا یہ کیا ہے تو حضرت عمار نے بتایا کہ یہ اس ایذاء کے نشان ہیں جو قریش مکہ دوپہر کی سخت دھوپ میں مجھے دیتے تھے۔ عمرو بن میمون بیان کرتے ہیں کہ مشرکین نے حضرت عمار کو آگ سے جلایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عمار کے پاس سے گزرے تو انکے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے فرمایا۔ یٰنَارُ کُوۡنِیۡ بَرۡدًا وَّسَلٰمًا عَلٰۤی عَمَّارٍ کَمَا کُنۡتِ عَلٰۤی اِبۡرٰھِیۡمَ ۔ اے آگ تو ابراہیم کی طرح عمار پر بھی ٹھنڈک اور سلامتی والی ہو جا۔

پھر روایت میں آتا ہے حضرت عثمان بن عفان بیان کرتے ہیں کہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کی وادی میں جا رہے تھے۔ ہم ابوعمار، عمار اور ان کی والدہ کے پاس آئے ان کو تکالیف دی جا رہی تھی۔ حضرت یاسر نے کہا کیا ہمیشہ اس طرح ہوتا رہے گا۔ آپ نے حضرت یاسر سے فرمایا صبر کرو اور پھر یہ دعا کی کہ اے اللہ آل یاسر کی مغفرت فرما اور یقینا تو نے ایسا کر دیا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بتا

دیا تھا کہ ان کی مغفرت ہو گئی ہے۔ [1]

ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آل عمار کے پاس سے گزرے ان کو تکلیف دی جارہی تھی آپ نے فرمایا اے آل عمار خوش ہو جاؤ یقینا تمہارے لئے جنت کا وعدہ ہے۔

حضرت عمار کو مشرکین پانی میں غوطے دے کر تکلیف دیا کرتے تھے یعنی سر پانی میں ڈالتے تھے مارتے تھے باقی تکلیفیں تو تھیں ہی۔

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عمار کو ملے اس وقت حضرت عمار رو رہے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عمار کی آنکھوں سے آنسو پونچھنے لگے اور کہنے لگے تمہیں کفار نے پکڑ لیا تھا پھر پانی میں غوطے دیتے تھے اور تم نے فلاں فلاں بات کہی تھی اگر وہ دوبارہ تمہیں کہیں تو تم ان سے وہی بات کرنا۔ اس کی تفصیل سیرۃ خاتم النبیین میں ہے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ عمار اور ان کے والد یاسر اور ان کی والدہ سمیہ کو بنی مخزوم جن کی غلامی میں سمیہ کسی وقت رہ چکی تھیں اتنی تکالیف دیتے تھے کہ ان کا حال پڑھ کر بدن میں لرزہ پڑنے لگتا ہے ایک دفعہ جب ان فدایان اسلام کی جماعت کسی جسمانی عذاب میں مبتلا تھی اتفاقاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس طرف آنکلے آپ نے ان کی طرف دیکھا اور دردمند لہجے میں فرمایا۔ صبراً ل یاسر فان موعدکم الجنۃ۔ اے آل یاسر صبر کا دامن نہ چھوڑنا کہ خدا نے تمہاری انہی تکلیفوں کے بدلہ میں تمہارے لئے جنت تیار کر رکھی ہے۔ آخر یاسر تو اسی عذاب کی حالت میں جاں بحق ہو گئے اور بوڑھی سمیہ کی ران میں ظالم ابوجہل نے اس بے دردی سے نیزہ مارا کہ وہ ان کے جسم کو کاٹتا ہوا ان کی شرمگاہ تک جا نکلا اور اس بے گناہ خاتون نے اسی جگہ تڑپتے ہوئے جان دے دی۔ اب صرف باقی عمار رہ گئے تھے ان کو بھی ان لوگوں نے انتہائی عذاب اور دکھ میں مبتلا کیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنی کتاب چشمہ معرفت میں ایک ہندو، پرکاش دیو جی کی کتاب جو انہوں نے سوانح عمری حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے لکھی تھی چند عبارتیں تحریر فرمائی ہیں۔ وہ لکھتے ہیں: حضرت کے اوپر یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جو ظلم ہوتا تھا اسے جس طرح بن پڑتا تھا وہ برداشت کرتے تھے مگر اپنے رفیقوں کی مصیبت دیکھ کر ان کا دل ہاتھ سے نکل جاتا تھا۔ ان غریب مومنوں پر ظلم و ستم کا پہاڑ ٹوٹ پڑا تھا۔ لوگ ان غریبوں کو پکڑ کر جنگل میں لے جاتے اور برہنہ کر کے جلتی تپتی ریت پر لٹا دیتے اور ان کی چھاتیوں پر پتھروں کی سلیں رکھ دیتے۔ وہ گرمی کی آگ سے تڑپتے اور مارے بوجھ کے ان کی زبان باہر نکل پڑتی۔ بہتیروں کی جانیں اس عذاب سے نکل گئیں۔ انہی مظلوموں میں سے ایک شخص عمار تھا ان کی مشکیں باندھ کر اسی پتھریلی زمین پر لٹاتے تھے اور ان کی چھاتی پر پتھر رکھ دیتے تھے اور حکم دیتے تھے کہ محمد کو گالیاں دو اور یہی حال ان کے بڈھے باپ کا کیا گیا۔ ان کی مظلوم بیوی سے جس کا نام سمیہ تھا یہ ظلم نہ دیکھا گیا اور وہ عاجزانہ فریاد زبان پر لائی اس پر وہ بے گناہ ایماندار عورت جس کی آنکھوں کے روبرو اس کے شوہر اور جوان بچے پر ظلم کیا جاتا تھا برہنہ کی گئی اور اسے سخت بے حیائی سے ایسی تکلیف دی گئی جس کا بیان کرنا بھی داخل شرم ہے۔ آخر اس عذاب شدید میں تڑپ تڑپ کر اس ایماندار بیوی کی جان نکل گئی۔

حضور انور نے فرمایا: یہ خلاصہ بیان کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس ہندو کی کتاب میں سے جو اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے بارے میں لکھی تھی اور آپ کے صحابہ کے بارے میں۔

حضرت عمار وہ پہلے شخص تھے جنہوں نے اپنے گھر میں عبادت کیلئے مسجد بنائی تھی۔ حضرت عمار بن یاسر مدینہ ہجرت کر کے آئے تو حضرت مبشر بن عبدالمنذر کے ہاں قیام کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ کی مؤاخات قائم فرمائی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمار کی سکونت کیلئے ایک قطعہ زمین مرحمت فرمایا۔ حضرت ابوسعید خدری بیان کرتے ہیں کہ ہم مسجد نبوی بنتے وقت ایک ایک اینٹ اُٹھاتے اور عمار بن یاسر دو دو اینٹیں اٹھا کر لاتے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے

گزرے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سر سے یعنی عمار کے سر سے غبار پونچھا اور فرمایا کہ افسوس باغی گروہ انہیں مار ڈالے گا۔ عمارؓ ان کو اللہ کی طرف بلا رہا ہوگا اور وہ اس کو آگ کی طرف بلا رہے ہوں گے حضرت عمار یہ دعا کیا کرتے تھے کہ میں فتنوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتا ہوں۔

عبداللہ بن ابی ھزیل سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مسجد بنائی تو ساری قوم اینٹ پتھر ڈھو رہی تھی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عمار بھی ڈھو رہے تھے۔ حضرت عمار یہ رجز پڑھ رہے تھے کہ **نحن المسلمون نبنی المساجد** کہ ہم مسلمان ہیں جو مسجدیں بناتے ہیں۔ بعض لوگوں نے کہا کہ آج عمار ضرور مر جائیں گے کیونکہ کام بہت زیادہ کر رہے ہیں اور بیماری سے اٹھے ہیں کمزوری بھی بہت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر حضرت عمار کے ہاتھ سے اینٹیں گرا دیں آپ نے ان سے کہا تم آرام کرو۔ حضور انور نے فرمایا انتہائی کمزوری کی حالت میں بھی یہ لوگ خدمت سے محروم نہیں رہنا چاہتے تھے۔

حضرت عمار بن یاسر غزوہ بدر اور احد اور خندق اور تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے آپ بیعت رضوان میں بھی شریک تھے۔

حضرت حکم بن عتیبہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ تشریف لائے تو چاشت کے وقت وہاں پہنچے تھے۔ حضرت عمار نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کوئی ایسی جگہ بنانی چاہئے جہاں آپ چھاؤں میں بیٹھ سکیں آرام کر سکیں اور نماز پڑھیں۔ چنانچہ حضرت عمار نے چند پتھر جمع کئے اور مسجد قبا کی بنیاد ڈالی یہ سب سے پہلی مسجد ہے جو بنائی گئی اور حضرت عمار نے اس کو بنایا۔ حضرت ابن عمر کہتے ہیں کہ میں نے جنگ یمامہ میں حضرت عمار کو دیکھا کہ وہ ایک بلند چٹان پر کھڑے ہو کر مسلمانوں کو پکار رہے تھے، بڑے بہادر تھے کہ اَے مسلمانوں کے گروہ کیا تم جنت سے بھاگ رہے ہو۔ میں عمار بن یاسر ہوں آؤ میرے پاس آؤ۔ حضرت ابن عمر کہتے ہیں کہ میں دیکھ رہا تھا کہ ان کا ایک کان کٹ چکا تھا اور ہل رہا تھا لیکن آپ لڑائی میں مصروف تھے۔ طارق بن شہاب کہتے ہیں کہ بنوتمیم کے ایک شخص نے عمار کو ازدا یعنی کان کٹا ہوا ہونے کا طعنہ دیا۔ حضرت عمار نے اسے کہا کہ تو نے میرے بہترین کان کو برا بھلا کہا ہے۔ حضرت خالد بن ولید بیان کرتے ہیں کہ میرے اور حضرت عمار کے درمیان کچھ گفتگو ہوئی اور میں نے ان کو کوئی سخت بات کہہ دی۔ حضرت عمار بن یاسر میری شکایت کرنے کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے میں بھی وہاں پہنچ گیا اس وقت وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو میری ہی شکایت کر رہے تھے وہاں بھی میں سختی سے پیش آیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش بیٹھے ہوئے تھے اور کوئی بات نہیں فرما رہے تھے۔ حضرت عمار رونے لگے اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ خالد کی حالت نہیں دیکھتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر اٹھایا اور فرمایا جو عمار سے دشمنی رکھے گا اللہ اس سے دشمنی رکھے گا اور جو شخص عمار سے بغض رکھتا ہے اللہ اس سے بغض رکھے گا۔ حضرت خالد بن ولید بیان کرتے ہیں کہ اس وقت مجھے دنیا میں اس بات سے زیادہ کوئی بات محبوب نہ تھی کہ کسی طرح حضرت عمار مجھ سے راضی ہو جائیں۔ حضرت خالد کہتے ہیں کہ میں حضرت عمار سے ملا اور ان سے معافی مانگی پس وہ راضی ہو گئے۔

حضرت علی بیان کرتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت عمار بن یاسر نے آنے کی اجازت مانگی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی اور فرمایا پاک اور پاکیزہ شخص خوش آمدید۔ یہ اعزاز تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو بخشا۔

حضرت عمرو بن شرحبیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمار بن یاسر کے رگ و پا میں ایمان سرایت کئے ہوئے ہے۔ حضرت عمار بن یاسر کا شمار ان لوگوں میں ہوتا تھا جنہیں اللہ تعالیٰ نے شیطان سے پناہ دی ہوئی ہے۔

حضرت عمر نے حضرت عمار بن یاسر کو ایک دفعہ کوفے کا والی بنایا اور اہل کوفہ کے نام حسب ذیل فرمان جاری فرمایا کہ اما بعد میں عمار بن یاسر کو امیر اور ابن مسعود کو معلم اور وزیر مقرر کر کے بھیجتا ہوں۔ بیت المال کا انتظام بھی ابن مسعود کے سپرد کیا ہے۔ یہ دونوں حضرت محمد صلی اللہ علیہ

وسلم کے ان معزز اصحاب میں سے ہیں جو غزوہ بدر میں شریک تھے اس لئے ان دونوں کی فرمانبرداری اور اطاعت اور پیروی کرو۔

حضرت عثمان کے خلاف فتنہ پھیلانے والے منافقین اور باغیوں نے جب مدینہ میں شورش برپا کی تو بدقسمتی سے اپنی سادگی کی وجہ سے حضرت عمار بن یاسر بھی ان کے جھانسے میں آ گئے گو کہ عملی طور پر انہوں نے کسی بھی قسم کا ان کا ساتھ نہیں دیا تھا۔ اس لحاظ سے ان مفسدوں کی بداعمالیوں سے ان کا دامن بالکل پاک ہے۔

حضرت علی کے زمانہ خلافت میں حضرت عمار بن یاسر حضرت علی کے ہمراہ رہے اور ان کے ساتھ جنگ جمل اور جنگ صفین میں شریک ہوئے۔ ابوعبدالرحمن السلمی کہتے ہیں کہ جنگ صفین میں ہم حضرت علی کے ساتھ تھے میں نے حضرت عمار بن یاسر کو دیکھا کہ وہ جس طرف بھی جاتے یا جس طرف بھی رخ کرتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ان کے پیچھے جاتے گو یا وہ ان کے لئے ایک جھنڈے کے طور پر تھے۔ ابوالبختری کہتے ہیں کہ جنگ صفین کے موقع پر حضرت عمار بن یاسر نے کہا کہ میرے پینے کے لئے دودھ لاؤ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا تھا کہ تم دنیا میں جو آخری مشروب پیو گے دودھ ہوگا چنانچہ دودھ لایا گیا حضرت عمار نے دودھ پیا اور پھر آگے بڑھ کر لڑتے ہوئے شہید ہو گئے۔ حضرت عمار بن یاسر نے جنگ صفین کے موقع پر فرمایا۔ جنت تلواروں کی چمک کے نیچے ہے اور پیاسا چشمہ پر پہنچ جائے گا آج میں اپنے پیاروں سے ملوں گا آج میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے گروہ سے ملوں گا۔ حضرت عمار بن یاسر کو ابوادیہ مزنی نے شہید کیا تھا اس نے انہیں ایک نیزہ مارا جس سے وہ گر پڑے پھر ایک اور شخص نے حضرت عمار پر حملہ کر کے ان کا سر کاٹ لیا اور پھر یہ دونوں جھگڑتے ہوئے معاویہ کے پاس آئے۔ ہر شخص کہتا تھا کہ میں نے انہیں قتل کیا ہے۔ حضرت عمرو بن عاص جو اس وقت بعض غلط فہمیوں کی وجہ سے معاویہ کے پاس تھے لیکن نیکی تھی جو اس بیان سے ظاہر ہوتی ہے۔ حضرت عمرو بن العاص نے کہا کہ اللہ کی قسم دونوں صرف آگ کے بارے میں جھگڑ رہے ہیں۔ جب دونوں شخص واپس چلے گئے تو معاویہ نے حضرت عمرو بن عاص سے کہا کہ لوگوں نے ہمارے لئے اپنی جانیں تک قربان کر دی ہیں اور تم ان دونوں سے یہ بات کر رہے ہو کہ تم آگ کے بارے میں جھگڑ رہے ہو۔ حضرت عمرو نے کہا کہ اللہ کی قسم بات تو ایسی ہی ہے اللہ کی قسم تم بھی اسے جانتے ہو اور مجھے تو یہ پسند ہے کہ میں اس سے بیس سال پہلے ہی مر گیا ہوتا اور یہ موقع نہ آتا کہ جب ہم اس طرح لڑیں۔

حضرت عمار کی وفات حضرت علی کے عہد خلافت میں یعنی جنگ صفین میں صفر ۳۷ ہجری میں 94 سال کی عمر میں ہوئی۔ یحیی بن عابس بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عمار بن یاسر کو شہید کیا گیا اس وقت انہوں نے کہا کہ مجھے میرے کپڑوں میں دفن کرنا کیونکہ میں دادخواہ ہوں گا۔ حضرت علی نے حضرت عمار بن یاسر اور ہاشم بن عتبہ کی نماز جنازہ پڑھائی حضرت عمار کو آپ نے اپنے قریب رکھا اور ہاشم کو ان کے آگے اور دونوں پر ایک ہی مرتبہ پانچ یا چھ یا سات تکبیریں کہیں۔

تو یہ تھے وہ صحابہ جنہوں نے حق کیلئے لڑائی کی اور حق کیلئے جان دی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے۔

......☆......☆......☆......

Khulasa Khutba Jumma Huzoor Anwar 22nd - June - 2018

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....

....

....

....

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar

Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB